Cambridge IGCSE™

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/02**

Paper 2 Listening Comprehension **May/June 2025**

TRANSCRIPT **Approximately 45 minutes**

This document has **10** pages. Any blank pages are indicated.

© Cambridge University Press & Assessment 2025

[Pause 00’05”]

مشق نمبر: 1

سوال نمبر: 1 تا 8

سوال نمبر 1 سے 8 کے لیے آپ آٹھ مختلف حصے سُنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔ آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00’05”]
[Signal]
[Pause 00’03”]

سوال نمبر 1

F صادقہ : ضیا! ہم بازار کے قریب سے گزر رہے ہیں، کیوں نہ عید کی خریداری بھی کر لیں؟

M ضیا: خیال تو برا نہیں، لیکن یہ ممکن نہیں ہو گا کیونکہ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔

F صادقہ : تو پھر ہم کوشش کریں گے کہ ایک گھنٹے میں فارغ ہو جائیں۔

M ضیا: صادقہ ! تم یہاں رش دیکھ رہی ہو ؟ آدھا گھنٹہ تو مناسب جگہ پر گاڑی کھڑی کرنے میں لگ جائے گا۔ بہتر ہو گا ہم یہ کام کل کر لیں۔ ویسے بھی کل مجھے چھٹی ہے۔

F صادقہ : ہاں ! یہ ٹھیک رہے گا۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 2

M دکاندار: جی ! آپ کو کیا چاہیے ؟

F عورت: مجھے ایک کلو مٹھائی اور دو کلو پکوڑے دے دیں۔

M دکاندار: جی کیوں نہیں۔ آپ کہیں تو گرما گرم سموسے بھی پیک کر دوں ؟ تازہ قیمے والے !

F عورت: نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ میں صرف آلو والے سموسے کھاتی ہوں۔

M دکاندار: جی بہت بہتر۔ تو یہ لیجیے، آپ کا سامان تیار ہے !

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 3

M مینیجر : میں ہوٹل مینیجر ہوں۔ فرمائیے! میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟

F صائمہ : میں کمرہ نمبر 302 سے صائمہ بول رہی ہوں۔ میرے کمرے کا پنکھا شور کر رہا ہے۔

M مینیجر : تکلیف کے لیے معذرت۔ میں ابھی آپ کا کمرہ تبدیل کروا دیتا ہوں۔

F صائمہ : جی نہیں۔ میری سہیلیوں کے کمرے بھی یہاں ساتھ ہیں۔ میں کہیں اور نہیں جانا چاہتی۔ بس آپ یہی ٹھیک کروا دیں۔

M مینیجر : جی بہت بہتر! میں ابھی اس کا بندوبست کروا دیتا ہوں۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 4

F ہیلو نجمہ!

میں ڈاکٹر رضا کے کلینک سے سارہ بول رہی ہوں۔ میں آپ کو اطلاع دینا چاہتی ہوں کہ آج دوپہر تین بجے آپ کی ڈاکٹر سے ملاقات کا وقت طے تھا۔ ڈاکٹر صاحب ایک ضروری کام سے کہیں گئے ہیں اور انہیں واپسی میں دیر ہو جائے گی۔ اگر آپ چاہیں تو آج شام چھ بجے کے بعد ان سے ملاقات ممکن ہے۔ ورنہ کل صبح دس بجے آپ ان سے مل سکتی ہیں۔

تکلیف کے لیے معذرت!

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 5

F ثمینہ : کمال! تم کل خریداری کے لیے گئے تھے۔ پھر کیا کچھ خریدا؟

M کمال: مجھے تو ایک بیگ لینا تھا۔ میری بہن بھی ہمارے ساتھ تھی، اسے جوتے لینے میں بہت وقت لگ گیا۔ کئی جوتے دیکھنے کے بعد اسے ایک پسند آیا۔

F ثمینہ : تو پھر تم نے بھی کچھ لیا؟

M کمال: ہاں کم وقت میں بھی ایک اچھا بیگ مل گیا۔ واپسی پر کمپیوٹر کی دکان نظر آئی۔ اگر میرا بس چلتا تو سارا وقت وہیں گزارتا۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 6

F زارا: فواد۔ تم آج کل کون سی کتاب پڑھ رہے ہو؟

M فواد: ویسے تو میں جاسوسی کہانیاں کم ہی پڑھتا ہوں، لیکن میرے ایک دوست نے اس کتاب کی اتنی تعریف کی کہ آخر کار میں نے اسے پڑھنے کا فیصلہ کیا۔

F زارا: تو پھر کیسی لگی تمہیں یہ کتاب؟

M فواد: مجھے واقعی مایوسی نہیں ہوئی۔ تمام کردار بہت دلچسپ ہیں۔ حالانکہ کہانی کے انجام کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں۔

F زارا: بہت خوب۔ پھر تو مجھے بھی ضرور دینا یہ کتاب۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 7

F باجی: مصدق! میرا لیپ ٹاپ دیکھنا اسے کیا ہو گیا ہے؟ یہ کام نہیں کر رہا۔

M مصدق: باجی! یہ کسی قسم کے حادثے کا شکار تو نہیں ہوا؟

F باجی: ہاں۔ صفائی کرتے وقت میز سے گر گیا تھا۔ تب سے نہیں چل رہا۔ میری ای میل میں اہم معلومات ہیں، کہیں ضائع نہ ہو جائیں۔

M مصدق: ای میل کی معلومات تو محفوظ رہتی ہیں۔ آپ انہیں کسی بھی کمپیوٹر پر دیکھ سکتی ہیں۔

F باجی: چلو یہ تو اچھی بات ہے۔ شکریہ۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 8

M خواتین و حضرات!

میں جہاز کا کپتان آصف آپ سے مخاطب ہوں۔ گزارش ہے کہ جہاز چلنے میں ابھی کچھ دیر باقی ہے۔ ہم ایک مسافر کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ مسافر کوئی اور نہیں بلکہ میرے معاون پائلٹ ہیں، اور سڑکوں پر رش کی وجہ سے ان کے آنے میں کچھ تاخیر ہے۔ خوش قسمتی سے جہاز میں زیادہ مسافر نہیں ہیں۔ اس لیے آپ لوگ اپنی من پسند سیٹ پر جہاز میں کہیں بھی بیٹھ سکتے ہیں۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

مشق نمبر 1 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 2 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

مشق نمبر 2:

سوال نمبر 9:

کافی کے بارے میں ایک رپورٹ سنیں اور نیچے دیے گئے جملے ایک یا دو الفاظ لکھ کر مکمل کریں۔
آپ یہ رپورٹ دو بار سنیں گے۔

کافی کا استعمال دنیا کے بیشتر ممالک میں مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ کافی کو کیسے دریافت کیا گیا اس کے بارے میں بہت سی مختلف کہانیاں مشہور ہیں۔ ان سب میں جو چیز مشترک ہے وہ یہ ہے کہ اسے سب سے پہلے ایتھوپیا میں پیا گیا تھا۔ یوں تو کافی پینے کا پہلا درست تاریخی ریکارڈ پندرہویں صدی کا ہے، تاہم ایک مشہور کہانی کے مطابق نویں صدی میں بھی کافی مشروب کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ سترہویں صدی تک دنیا بھر میں لوگ کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

کہانی کے مطابق ایتھوپیا کے ایک کسان نے سب سے پہلے کافی کے فائدے دریافت کیے۔ کسان نے دیکھا کہ اس کی بکریاں وہاں اگنے والی سرخ پھلیاں کھانے کے بعد زیادہ ہشاش بشاش ہو گئیں اور بہت دیر تک نہ سوئیں۔ یہ سرخ پھلیاں کافی کے بیج تھے جنہیں وہ اپنے ساتھ گھر لے آیا۔ کسان نے اپنے ایک بزرگ کو یہ پھلیاں دیں، جس نے شروع میں انہیں معمولی خیال کیا اور آگ میں پھینک دیا۔ آگ میں جاتے ہی پھلیوں کی خوشبو نے اس کا ذہن بدل دیا اور اس نے ان پھلیوں سے ایک لذیذ گرم مشروب تیار کر لیا۔ یوں کافی لوگوں میں تیزی سے مشہور ہوئی اور کچھ ہی عرصے میں عرب ممالک میں نہ صرف گھروں بلکہ کافی شاپس میں بھی باقاعدہ پی جانے لگی۔ جیسے جیسے کافی کی مقبولیت یورپ میں پھیلی، کافی کی دکانیں وہاں بھی نظر آنے لگیں اور جلد ہی سماجی سرگرمیوں کا مرکز بن گئیں۔ اس کے بعد انگریز کافی لے کر شمالی امریکہ چلے گئے۔ 1773 میں جب وہاں کی حکومت نے چائے کی خرید و فروخت پر بھاری ٹیکس لگایا تو کافی امریکہ کے لوگوں کا پسندیدہ مشروب بن گئی۔

آج دنیا میں سب سے زیادہ کافی پیدا کرنے والا ملک برازیل ہے جہاں کافی کی ابتدا سے متعلق بھی ایک دلچسپ کہانی ہے۔ ایک فوجی کو برازیل سے کافی کے پودے حاصل کرنے کے لیے فرانس بھیجا گیا تو وہاں سخت پابندی کی وجہ سے کسی بھی پودے یا بیج کو ملک سے باہر لے جانا بہت مشکل تھا۔ چنانچہ وہ فوجی پھولوں کے گلدستے میں کافی کے بیج چھپا کر واپس برازیل لے گیا جہاں کافی کی پیداوار شروع ہوئی۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں کافی کی خرید و فروخت میں 30 ارب ڈالر سے زیادہ رقم حاصل ہوتی ہے۔

[Pause 00’30”]

اب آپ یہ رپورٹ دوبارہ سنیں۔

[Repeat]
[Pause 00’30”]

مشق نمبر 2 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 3 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 3 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

© Cambridge University Press & Assessment 2025

مشق نمبر:3

سوال نمبر10

آپ زندگی میں حالیہ تبدیلیوں سے متعلق چھ لوگوں کی گفتگو سن رہے ہیں۔ ہر ایک شخص کو اس کی دی گئی رائے (**A–G**) سے ملائیں۔
ہر شخص کے لیے انگریزی حروف (**A–G**) میں سے ایک حرف دیے گئے خانے میں لکھیں۔
ہر حرف کا استعمال صرف ایک بار کریں۔
ایک حرف اضافی ہے جسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔
آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00’05”]
[Signal]
[Pause 00’03”]

پہلی رائے

Female, late teens

میں نے پچھلے سال کالج کی تعلیم مکمل کی اور اب میں نوکری کر رہی ہوں۔ پہلے میں نے یونیورسٹی جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن میری زیادہ تر سہیلیوں نے ملازمت شروع کر دی۔ یونیورسٹی شروع کرنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میری سہیلیوں نے درست فیصلہ کیا تھا۔ لہٰذا میں نے یونیورسٹی کو بتایا اور کام کی تلاش شروع کر دی۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے صحیح فیصلہ کیا تھا لیکن کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ اگر میں پڑھائی جاری رکھتی تو زندگی کیسی ہوتی۔

دوسری رائے

Male, early 20s

شہر آنے سے پہلے میں ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ اگرچہ میں گاؤں کی زندگی سے بور ہو گیا تھا، لیکن مجھے بڑی جگہ جا کر رہنے سے ڈر لگتا تھا، اس لیے میں لمبے عرصے تک شہر جانے کے خیال کو ٹالتا رہا، جو شاید ایک غلطی تھی۔ آخر کار میرے ایک رشتے دار نے جن کا شہر میں کاروبار ہے، مجھے اپنے ساتھ کام کرنے کے لیے کہا۔ میں نے فوراً ان کی یہ پیشکش قبول کر لی اور مجھے آج تک کبھی اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہیں ہوا۔

تیسری رائے

Female, late 20s

میں گذشتہ کئی سال سے ایک قریبی فیکٹری میں کام کر رہی تھی، جو پچھلے مہینے بند ہو گئی۔ میں کافی پریشان ہوئی کیونکہ ہمارے علاقے میں کوئی اور فیکٹری نہیں تھی۔ مجھے گھر سے قریب کام کرنا پسند ہے اس لیے میں نے اپنا کاروبار شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ میرا خیال تھا کہ میرے گھر والے مجھے اس فیصلے کے خلاف قائل کرنے کی کوشش کریں گے، مگر خلاف توقع انھوں نے مجھے حیران کر دیا۔ آج میں اپنے کام سے خوش بھی ہوں اور مطمئن بھی۔

چوتھی رائے

Male, late 50s

میں ہمیشہ سے کھیلوں میں اچھا رہا ہوں اور تقریباً ایک سال پہلے تک قومی سطح پر کرکٹ بھی کھیل چکا ہوں۔ بلکہ میں نے تو ایک پیشہ ور کھلاڑی بننے کا خواب بھی دیکھ رکھا تھا۔ پچھلی چھٹیوں میں کچھ دوستوں کے ساتھ پہاڑوں کی سیر پر گیا تو میری زندگی بدل گئی۔ پہاڑوں پر چڑھنا اور بلند چوٹیاں سر کرنا اب میری زندگی کا مقصد بن گیا ہے۔ مجھے تو کرکٹ چھوڑنے کا افسوس بھی نہیں، اور تب سے میں نے شاید ہی کوئی میچ کھیلا ہو۔

پانچویں رائے

Female, 30s

روزانہ ٹرین کے ذریعے کام پر آنے جانے میں گھنٹوں ضائع ہونے کی وجہ سے میں نے گاڑی خریدی۔ یوں تو میرے لیے ٹرین کا سفر آسان تھا اور میں اکثر سفر کے دوران لیپ ٹاپ پر کام بھی کر لیتی تھی، لیکن طویل سفر سے بہت تھک جاتی تھی۔ اب تو کام سے واپس آکر بھی میرے پاس کافی وقت ہوتا ہے اور ذہنی سکون بھی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ گاڑی چلانے اور اس کی دیکھ بھال کا خرچہ ٹرین کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔

چھٹی رائے

Male, early 40s

پچھلے سال میں نے بیرون ملک مستقل طور پر رہنے کا فیصلہ کیا۔ میرے قریبی دوستوں نے مجھے قائل کرنے کی کوشش کی کہ شاید ایسا کرنا میرے لیے درست نہ ہو۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر کئی ایسے لوگوں کے بلاگ بھی نظر سے گزرے تھے جو دوسروں کو اپنے تجربات سے آگاہ کرتے ہیں۔ لیکن میں نے کسی کی نہ سنی اور دوسروں کے خیالات اور تجربے سے متاثر ہوئے بغیر فیصلہ لے لیا۔ چند مشکلات تو پیش آئیں لیکن مجموعی طور پر میرا فیصلہ درست ثابت ہوا۔

[Pause 00’05”]

اب آپ یہ گفتگو دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 3 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 4 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 4 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

© Cambridge University Press & Assessment 2025

مشق نمبر:4

سوال نمبر: 11 تا 18

آپ ایک مشہور اداکارہ سے لیا گیا انٹرویو سن رہے ہیں۔ انٹرویو سن کر ہر سوال کے لیے
(A, B یا C) میں سے صحیح جواب کے سامنے دیے گئے خانے میں (✓) ٹک کا نشان لگائیں۔
آپ یہ انٹرویو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00’05”]
[Signal]
[Pause 00’03”]

میزبان: آج ہم جس شخصیت کا انٹرویو کرنے جا رہے ہیں ان کا تعلق ٹی وی اور فلم کی دنیا سے ہے۔ صبا ایک معروف اداکار کی بیٹی بھی ہیں اور ہم انہیں ایک عرصے سے ٹی وی اور سینما کی سکرین پر دیکھ رہے ہیں۔
تو آیئے صبا سے بات کرتے ہیں۔
السلام علیکم صبا!

صبا: جی وعلیکم السلام!

میزبان: سب سے پہلے تو یہ بتایئے کہ آپ کی ابتدائی زندگی کیسی تھی؟

صبا: میرا بچپن زیادہ تر والدہ کے ساتھ گزرا کیونکہ والد صاحب ڈراموں اور فلموں کی شوٹنگز میں مصروف ہوتے تھے، اس وجہ سے والدہ نے ہی ہماری تعلیم و تربیت کی ذمہ داری اٹھائی، لیکن والد صاحب بھی کبھی ہماری طرف سے غافل نہیں رہے۔ تعلیم و تربیت کے معاملے میں ہمیشہ میں اور میرا بھائی ان کی اولین ترجیح رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ میری شخصیت میں والد اور والدہ دونوں کا اثر برابر ہے۔

میزبان: اچھا تو یہ بتایئے آپ والدین میں سے زیادہ کس کے قریب ہیں؟

صبا: ویسے تو میں اپنے والد سے بھی قریب ہوں اور اپنی ہر فرمائش ان ہی سے کرتی ہوں جس کے لیے انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ مگر اپنی زندگی کے دیگر معاملات میں والدہ سے بات چیت کرتی ہوں کیونکہ ہم ماں اور بیٹی کا تعلق ایسا ہی ہے جیسے دو سہیلیاں آپس میں ہر بات کر سکتی ہیں۔ والدہ سے اپنے ہر معاملے میں مشورہ کرتی ہوں کیونکہ وہ میرے مزاج کو بہتر سمجھتی ہیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ شادی کے لیے بھی امی نے ہی تمام معاملات طے کیے اور والد صاحب کو بھی انہوں نے ہی بتایا تھا۔

میزبان: اچھا! اپنے بھائی فیصل کے بارے میں کچھ بتایئے؟ آپ دونوں کے تعلقات کیسے ہیں؟ بہن بھائی میں نوک جھوک چلتی رہتی ہے یا گفتگو سنجیدہ رہتی ہے؟

صبا: چونکہ ہم دو ہی بہن بھائی ہیں لہٰذا ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ میں پورے خاندان میں شرارتی مشہور تھی مگر بھائی سنجیدہ مزاج کے ہیں کیونکہ وہ والد پر گئے ہیں۔ بچپن میں اکثر معمولی باتوں پر میں غصہ کیا کرتی تھی اور ہمارے درمیان لڑائی ہو جاتی، مگر فیصل بھائی ذرا ٹھنڈے مزاج کے ہیں اس لیے ہم جلد ہی ایک دوسرے کو منا لیا کرتے تھے۔ اب بھی ہمارے درمیان دوستی ہے اور ہم ایک دوسرے کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

میزبان: اچھا تو یہ بتایئے کہ اداکاری کا خیال کب اور کیسے آیا؟

صبا: یہ بھی ایک دلچسپ معاملہ ہے۔ ایسا ہر گز نہیں تھا کہ مجھے ٹی وی یا فلم میں کام کرنے کا بچپن سے شوق تھا یا مجھے اداکاری کا جنون تھا۔ یہ سب بس اچانک ہو گیا۔ اداکاری کے جراثیم تو والد سے وراثت میں ہی مل گئے تھے اس لیے زیادہ سوچنا نہیں پڑا، لیکن شروع میں والد کی طرف سے اداکاری کو مستقل کام کے طور پر اپنانے میں کوئی حوصلہ افزائی نہیں ہوئی۔

میزبان: اچھا! آپ کے خیال میں ایسا کیوں تھا؟

صبا: دراصل ابو نے صاف کہہ دیا تھا کہ تم نے اگر اداکاری میں آنا ہے تو پہلے اپنی تعلیم مکمل کرنا ہوگی۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ مستقبل میں میرے لیے کام کا انتخاب محدود ہو جائے۔ میں نے بھی اس حوالے سے اداکاری پر زیادہ توجہ نہیں دی اور پھر تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہی شو بز میں آئی۔ یقیناً والد صاحب میری بہتری کے لیے ہی سوچ رہے تھے جب ہی تو انہوں نے مجھے سختی سے منع کیا۔ مگر مجھے کافی دیر بعد سمجھ میں آیا کہ میرے لیے ان کا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا۔

میزبان: بہت خوب! تو پہلی بار آپ نے اپنے والد کے ساتھ کب کام کیا؟

صبا: تعلیم مکمل کرنے کے بعد میرے لیے اداکاری سمیت کسی بھی شعبے کا انتخاب ممکن تھا۔ جب مجھے ٹی وی کے ایک ڈرامے میں آفر ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ اس میں میرے ساتھ والد صاحب بھی کام کر رہے ہیں تو میں بہت خوش ہوئی اور اس بات کو بہت معمولی سمجھا کہ چلو ابو کے ساتھ کام کرنے میں مزہ آئے گا۔

میزبان: ارے واہ۔ تو پھر کیسا رہا والد صاحب کے ساتھ کام کا یہ پہلا تجربہ؟

صبا: (مسکراتے ہوئے) مجھے شدید حیرانی تو اس وقت ہوئی جب مجھے مکالمے بولنے تھے اور میرے سامنے والد صاحب کھڑے تھے۔ تب پتا چلا کہ اس وقت میں اپنے ابو کے سامنے نہیں، بلکہ ایک بہت بڑے فن کار کے سامنے کھڑی ہوں۔ مجھ سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا، ایک دم گھبرا سی گئی تھی۔ پھر والد صاحب نے ہمت دی اور حوصلہ افزائی کی۔ جب میں نے والد صاحب کے مقابل کامیابی کے ساتھ شوٹنگ مکمل کروائی تو یہ میرے لیے ایک یادگار تجربے سے کم نہیں تھا۔ پہلے ہی دن، ان سے بطور اداکار بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور اب تک سیکھ رہی ہوں۔ وہ اپنے کام کے حوالے سے وسیع تجربہ رکھتے ہیں اور خود اپنے آپ میں ایک اکیڈمی ہیں۔

میزبان: مستقبل میں کیا ارادے ہیں؟

صبا: فی الحال تو چند سال اداکاری کروں گی۔ اس کے بعد میرا ارادہ ہے کہ اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر ایک ایسی فلم بناؤں جس میں پاکستان کے تمام علاقوں کے قدرتی حسن کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

میزبان: بہت خوب۔ ہمارے پروگرام میں شرکت کے لیے آپ کا شکریہ۔

صبا: انٹرویو کی دعوت دینے کے لیے آپ کا بھی بہت شکریہ۔

[Pause 00’30”]

اب آپ یہ بات چیت دوبارہ سنیں۔

[Repeat]
[Pause 00’30”]

ریکارڈنگ ختم ہوئی اور اس کے ساتھ یہ امتحان بھی ختم ہوا۔

This is the end of the recording and of the examination

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (Cambridge University Press & Assessment) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge International Education is the name of our awarding body and a part of Cambridge University Press & Assessment, which is a department of the University of Cambridge.